11724 - میت نے اپنے پیچھے ماں باپ اور بغیر رخصتی ہوئی بیوی چھوڑی

سوال

جب خاوند فوت ہو جائے اور اس نے بیوی سے دخول بھی نہ کیا ہو اور خاوند کے ماں باپ اور ایک بھائی اور ایک بہن ہو اس کا ترکہ کیسے تقسیم ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

صرف عقد نکاح کے ساتھ ہی خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے وارث بن جاتے ہیں، اور اگر خاوند یا بیوی میں سے دخول یعنی رخصتی سے قبل ہی کوئی ایک فوت ہو جائے تو دوسرے کے لیے اس کی وراثت ثابت ہو جائیگی.

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا کہ: ایک شخص نے عورت سے شادی کی لیکن اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس کی رخصتی ہوئی اور خاوند فوت ہوگیا تو اس کے متعلق حکم کیا ہے ؟

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما فرمانے لگے:

" اسے مہر مثل ملےگا، یعنی اس کے خاندان کی عورتوں کو جتنا مہر دیا گیا ہے اسے بھی اتنا ہی مہر ملےگا، نہ تو اس میں کوئی کمی ہو گی اور نہ ہی زیادتی، اور وہ بیوی عدت بھی گزارےگی، اور اس بیوی کو وراثت بھی ملےگی.

تو معقل بن سنان الاشجعی رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے فرمانے لگے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق جو کہ ہم میں سے ایک عورت ہے کے متعلق بھی اسی طرح کا فیصلہ کیا تھا جو آپ نے کیا ہے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بہت خوش ہوئے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1145) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے الارواء الغلیل حدیث نمبر (1939) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

لا وکس یعنی کمی نہیں ہوگی، اور ولا شطط یعنی نہ ہی زیادتی ہو گی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" آیت کے عموم کی بنا پر دخول سے قبل یا بعد خاوند اور بیوی کی وراثت میں کوئی فرق نہیں، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق رضی اللہ تعالی عنہا کو وراثت دینے کا فیصلہ دیا تھا، حالانکہ اس کا خاوند دخول سے قبل ہی فوت ہو گیا تھا،اور نہ ہی اس نے اس کا مہر مقرر کیا تھا، اور اس لیے کہ نکاح صحیح اور ثابت ہے تو وہ اس کی وارث بنےگی جیسا کہ دخول کے بعد ہوتا ہے " اھـ

اور ابن قدامہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" رہا وارث بننے کا مسئلہ تواس میں کوئی اختلاف نہیں، کیونکہ اللہ تعالی نے خاوند اور بیوی میں سے ہر ایك کا فرض حصہ مقرر کر رکھا ہے اور یہاں عقد زوجیت صحیح ثابت ہے، تو اس کی وجہ سے وہ وارث بنےگی؛ کیونکہ یہ نص کے عموم میں داخل ہے " اھـ

دوم:

سوال میں مذکور مسئلہ میں بھائی کسی چیز کے بھی وارث نہیں ہو سکتے، کیونکہ علماء کرام متفق ہیں کہ باپ کی موجودگی میں بھائی کو وراثت نہیں ملتی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 6).

سوم:

اور اگر کئی ایك بھائی (یعنی دو یا اس سے زیادہ) بھائی ہوں تو پھر ماں کو چھٹا حصہ ملےگا، چاہے بھائی وارث ہوں یا وارث نہ ہوں، چاہے مرد ہو یا عورتیں.

اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے النساء (11).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر میت کی فرع وارث موجود ہو، یا اس کے کئی ایك بھائی ہوں، یا بہنیں ہوں، یا دونوں ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملےگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اس کے ماں اور باپ میں سے ہر ایك کو مال متروکہ کا چھٹا حصہ ملےگا اگر اس (میت) کی اولاد ہو، اور اگر

اس كى اولاد نہ ہو اور اس كے والدين اس كے وارث ہوں تو اس كى ماں كو ايك تہائى ملےگا، اور اگر اس كے بھائى ہوں تو اس كى ماں كا چھٹا حصہ ہے النساء (11).

اور اس ميں كوئى فرق نہيں كہ بھائى ہوں يا بہنيں، يا دونوں ہى سگے بھائى ہوں يا ماں كى طرف سے يا باپ كى طرف سے، اور نہ ہى اس ميں فرق ہے كہ وہ وارث ہوں يا باپ كى وجہ سے محروم، جيسا كہ آيت كريمہ سے ظاہر ہوتا ہے؛ كيونكہ اللہ تعالى نے والد كے ہوتے ہوئے ماں كے ليے ايك تہائى فرض كيا ہے، پھر فرمايا:

اور اگر اس كے بھائى ہوں تو اس كى ماں كا چھٹا حصہ ہے .

تو يہاں فاء لائى گئى ہے جو كہ دوسرے جملے كو پہلے جملے كے ساتھ مرتبط كرنے اور اس پر بنا كرنے پر دلالت كرتى ہے، اور باپ كى موجودگى ميں بھائى وارث نہيں بنتے، اور اس كے باوجود اس حالت ميں ماں كے ليے چھٹا حصہ مقرر كيا ہے، جمہور علماء كرام كا قول يہى ہے.

اور شيخ الاسلام ابن تيميہ نے يہ اختيار كيا ہے كہ: اگر وہ باپ كى وجہ سے محجوب ہوں تو وہ ماں كے ليے محجوب بن كر اسے چھٹے حصہ تك نہيں لے جائينگے.

اور يہ آيت كے ظاہر كے خلاف ہے اھـ

ديكھيں: تسھيل الفرائض صفحہ نمبر (33).

اور نيل المآرب ميں كہتے ہيں:

" اور يہ حكم بھائى اور بہن ميں ثابت ہے، اور بھائيوں كا باپ كى موجودگى ميں وارث يا محجوب ہونے ميں ماں كو چھٹے حصہ كى طرف محجوب كرنے ميں كوئى فرق نہيں " اھـ

ديكھيں: نيل المآرب (2 / 62).

چہارم:

اور اس بنا پر صورت مسئولہ ميں تركہ كى تقسيم درج ذيل طريقہ سے ہوگى:

متوفى كى فرع وارث نہ ہونے كى بنا پر بيوى كو چوتھا حصہ ملےگا اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور ان (بيويوں) كے ليے مال متروكہ كا چوتھا حصہ ہے اگر تمہارى اولاد نہ ہو، اور اگر تمہارى اولاد ہو تو جو تم نے چھوڑا ہے اس ميں سے ان كا آٹھواں حصہ ہے، اس وصيت كے بعد جو تم نے وصيت كى ہے، يا قرض كى

ادائیگی کے بعد النساء (12).

اور کئی ایك بھائی ہونے کی بنا پر ماں کو چھٹا حصہ ملےگا.

اور باقی ماننده ترکہ باپ لے جائیگا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" فرضی حصے ان کے حقداروں کو دو، اور جو باقی بچے وہ میت کے اقرب ترین مرد کو ملےگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6732) صحیح مسلم حدیث نمبر (1615).

اولی یعنی اقرب ترین.

تو اس طرح ترکہ برابر برابر بارہ حصوں میں تقسیم کر کے تین حصے بیوی کو اور ماں کو دو حصے، اور باقی سات حصے باپ کو دیے جائینگے.

واللہ اعلم .